نقشِ آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم مولانا راشد الحق سمیع

خانوادہ قاسمی کا چشم و چراغ

مولانا محمد سالم قاسمیؒ کا سانحہ ارتحال

گزشتہ ماہ ہندوستان سے اُس بڑے حادثہ فاجعہ کی خبر نے عالم اسلام اور بالخصوص برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کردیا۔ یہ خبر دارالعلوم دیوبند (وقف) کے مہتمم اور خانوادہ قاسمیؒ کے علمی وروحانی جانشین کی رحلت کی تھی۔ آپ کافی عرصہ سے علیل اور صاحبِ فراش تھے، دارالعلوم حقانیہ میں اس حادثہ کا اثر ایسا ہی پڑا جس طرح دارالعلوم دیوبند کے دونوں اداروں میں محسوس کیا گیا، کیونکہ خاندانِ حقانی اور دارالعلوم حقانیہ کا خانوادۂ قاسمی اور دارالعلوم دیوبند کے ساتھ وابستگی اور تعلق کئی حوالوں سے بڑا گہرا ہے۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ جب بھی پاکستان تشریف لاتے تو دارالعلوم حقانیہ کو ضرور عزت افزائی کا موقع فراہم کرتے کیونکہ آپ کا جامعہ اور اس کے بانی حضرت مولانا عبدالحقؒ کے ساتھ تعلق ومحبت مثالی تھی، حکیم الاسلامؒ نے ایک مرتبہ اپنی تقریر میں دارالعلوم حقانیہ کو دارالعلوم دیوبند 'ثانی' لقب دیا تھا۔ پھر اسی تعلق کو آپ کے فرزندِ اکبر حضرت مولانا سالم قاسمیؒ نے بھی زندگی بھر نباہے رکھا اور عمر بھر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور ادارہ 'الحق' کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلق کو قائم و دائم رکھا۔ (آپ کے متعدد خطوط میں سے چند اس شمارہ میں شامل اشاعت کررہے ہیں)

آپ خود بھی بیشمار ذاتی صفات اور متعدد خداداد صلاحیتوں کے حامل، علم وعمل کے پیکر، تواضع و تقویٰ کے اعلیٰ نمونہ، جامع الکمالات والصفات ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے اور ساتھ ساتھ جدِ امجد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حکیم الامت حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے علوم وفنون کے صحیح جانشین، اعلیٰ ترجمان اور حقیقی وارث بھی تھے۔

صد سالہ تقریبات دارالعلوم دیوبند کے بعد پیدا ہونے والے بحران اور اختلافات کے بعد مشکل حالات میں آپ نے دارالعلوم دیوبند (وقف) کی بنیاد رکھی اور بڑی حکمت ومحنت کے ساتھ ازسرنو ایک بڑے ادارے کی تعمیر نو کا بیڑہ اٹھایا اور اسے کامیابی کے ساتھ ہمکنار کرکے آخری دم تک اس کی ذمہ داریاں بخوبی نبھائیں اور دارالعلوم دیوبند (وقف) کو ہندوستان کے بڑے تعلیمی وروحانی ادارے کے طور پر پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے خانوادۂ قاسمیؒ کے اِس قابل فاضل جانشین سے متعدد دینی، اصلاحی وتعلیمی کارہائے نمایاں سرانجام لئے۔ علوم وفنون میں پختگی اور گہرائی اپنے عظیم دادا جانؒ سے پائی تھی جو اُس وقت کے امام

اور متکلم زمان کے طور پر اظہر من الشمس تھے،اسی نسبت سے عمر بھر درس و تدریس اور خصوصاً علم حدیث سے وابستہ رہے۔تو اس کے ساتھ ساتھ فنِ خطابت میں کمال اپنے عظیم والد حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ سے امتِ مسلمہ اور ہندوستان کے مسلمانوں کی زبوں حالی کا درد بھی ورثہ میں ملا تھا۔اسی لئے عمر بھر دعوتِ اسلامی اور متعدد دینی اجتماعات کے لئے اکثر و بیشتر اندرون و بیرونی ممالک کے اسفار پر رہتے۔ اور اپنی عالمانہ،فاضلانہ تقاریر سے مسلمانوں میں ایک نئی روح اور تازہ حیاتِ نو بھرتے۔آپ کی تقاریر اور خطبات کا مجموعہ ''خطباتِ خطیب الاسلام'' کے نام سے متعدد جلدوں میں منظر عام پر آ چکا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ دارالعلوم دیوبند (وقف) میں آپ نے ایک نئی منفرد علمی کاوش کی جو کافی حد تک مقبول اور نتائج کے اعتبار سے بھر پور ثابت ہوئی ،وہ دارالعلوم میں 'جامعہ دینیات' کے قیام کا فیصلہ تھا، جس کے ذریعہ ہندوستان کے ہزاروں افراد نے مراسلت کے ذریعے دور دراز ہونے کے باوجود اسلام اور دینی علوم وفنون کی پیاس بجھائی۔حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحبؒ کا یہ کارنامہ ہر لحاظ سے منفرد اور قابل ستائش ہے ۔ درس و تدریس اور اہتمام کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ آپ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے نائب صدر بھی رہے اور آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے صدر بھی رہے۔

کئی تصانیف اور کئی علمی اعزازات بھی آپ نوازے گئے۔الغرض آپ نے اس مشعلِ علم و عرفان کو آخر دم تک اپنے جسمِ ناتواں سے مگر فکرِ روشن سے جلائی رکھی جس کو آپ کے عظیم دادا جانؒ نے آج سے ڈیڑھ سو برس پہلے ظلمت کدہ ہند میں اپنے خونِ جگر سے جلائی تھی۔ان شاء اللہ یہ مشعلِ حق تو تا صبح قیامت روشن اور قائم رہے گی مگر افسوس خاندانِ قاسمیؒ کا وہ روشن چراغ اور شمع بزم حق ایسے عالم میں بجھ گئی جب کہ ابھی ان کی تنویروں اور روشنیوں کی ہم جیسے ظلمتِ شب کے ماروں کو ابھی ضرورت تھی......

داغِ فراق صحبتِ شب کی جلی ہوئی اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

مولانا سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے ''حکیم مسیح الملک'' کے متعلق تعزیتی شذرہ میں جو کچھ انکے متعلق لکھا تھا حقیقت میں یہ ماتم آج خانوادۂ قاسمیؒ کے جانشین کے بچھڑنے پر بھی پورا آتا ہے:

''حکیم صاحب کی وفات، خاندان کا ماتم نہیں، دلّی کا ماتم نہیں،قوم کا ماتم ہے،فضل وکمال کا ماتم ہے، اخلاق وشرافت کا ماتم ہے، سنجیدگی کا ماتم ہے، عقل وذہانت کا ماتم ہے،فکر واصابت کا ماتم ہے، آزادی وحریت کا ماتم ہے، اخلاق وایثار کا ماتم ہے، ہندوستان اور مسلمانانِ ہند کا طالع و بخت کا ماتم ہے۔

ع مرثیہ ہے ایک کا اور نوحہ ساری قوم کا

ادارہ دارالعلوم حقانیہ خانوادہ قاسمیؒ اور دارالعلوم دیوبند کے دونوں مراکز سے دلی تعزیت کرتا ہے ،اوران کے رفع درجات کیلئے دارالعلوم حقانیہ میں خصوصی دعائیں بھی مانگی گئی ہیں۔